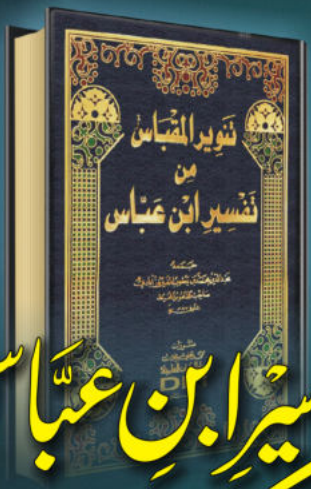

تفسیرِ ابنِ عبّاس کی حقیقت

مُصنّف :

محمد فاروق خانصاحب رضوی

بانی و صدر سنی حنفی آرگنائزیشن (ایس ایچ او)

سنی حنفی آرگنائزیشن (ایس ایچ او)

بھالدارپورہ، ناگپور ۴۴۰۰۱۸ (مہاراشٹر) انڈیا۔

کتاب : تفسیر ابن عباس کی حقیقت
مُصَنِّف : مولانا محمد فاروق خاں صاحب رضویؔ
اشاعت : ۱۴؍جون ۲۰۲۱ء
ناشر : سنی حنفی آرگنائزیشن (ایس ایچ او، انٹرنیشنل)
دِیواڑیا کانگریس بھَون کے پیچھے، بھالدار پورہ،
ناگپور۔ 440 018 (مہاراشٹر)، اِنڈیا۔

Telegram Channel (For Downlad PDF Books) :
https://t.me/AllamaFarooqueRazviOfficial

Official YouTube Channel :
https://youtube.com/@allamafarooquerazviofficial

Short Cilips YouTube Channel :
https://youtube.com/@SUNNIHANAFIORGANIZATION

:: سوال ::

بخدمت !

عِزّت مآب مولانا محمد فاروق خانصاحب رضوی مدظلہٗ العالی

السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

بفضلہٖ تعالیٰ میں خیریت سے ہوں اور ربّ قدیر وجلیل سے آپ کی خیریت مطلوب ہے۔ اللہ کریم اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کے طفیل آپ کے عِلم وعمل میں روز فزوں برکتیں عطا فرمائے اور آپ کا سایہ ہم پر دَراز فرمائے۔ آمین۔

عرض ہے کہ قرآن کریم کی تفاسیر میں ایک اہم تفسیر ''تفسیر ابن عباس'' ہے، جو کہ صحابیٔ رسول حضرت سیّدُنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی تفسیر بتائی جاتی ہے۔ یہ تفسیر کیسی ہے ؟ یعنی مستند ہے یا نہیں ؟ محدِّثین وعلمائے کرام کی اِس تفسیر کے متعلق کیا رائے ہیں ؟ نیز اِس تفسیر پر اِعتماد کرنا اور اِس کے حوالے دِینا کیسا ہے ؟ برائے کرم اِن سوالات کے جواب عنایت فرما کر ممنون ومشکور فرمائیں۔ والسّلام آپ کا۔۔۔

اَسد رضاءُ اللہ قادری شافعی

مہاڑ، کوکن، مہاراشٹر۔

:: الجواب ::

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡم - أَمَّا بَعۡد !

کرم فرما، محبّ گرامی جناب اسد رضاءُ اللہ قادری شافعی صاحب۔

وعلیکم السّلام ورحمۃ اللہ تعالیٰ وبرکاتہ۔

رب تبارک وتعالیٰ آپ کو سلامت رکھے نیز آپ کی عمر، صحت، علم وعمل میں خوب خوب برکتیں عطا فرمائے۔

آپ کے اِستفسار پر جواباً عرض ہے کہ تفسیر ابن عباس کا اَصل نام ''تَنۡوِیۡرُ الۡمِقۡبَاس مِنۡ تَفۡسِیۡرِ بۡنِ عَبَّاس'' ہے۔ اِس تفسیر کے مؤلّف ومُرَتّب ابوطاہر محمد بن یعقوب بن محمد بن اِبراہیم نجدالدّین الشّیرازی ہے۔ جو شیراز کے ایک گاؤں ''کازرون'' میں سن ۷۲۹ھ ہجری میں پیدا ہوئے اور ۸۱۷ھ ہجری میں اُن کا اِنتقال ہوا۔

یہ تفسیر صحابیٔ رسول حضرت سیّدُنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے منسوب ہے، نہ کہ آپ کی تصنیف ہے۔ اِس کی سَنَد یوں ہے۔ محمد بن مَروَان السُّدّی الکوفی۔ عن محمد بن السّائب الکلبی۔ عن ابی صالح باذام الکلبی۔ عن عبداللہ بن عباس (رضی اللہ تعالیٰ عنہما)۔

(۱) پہلا راوی : اِس سند کا پہلا راوی ''محمد بن مَروَان السُّدّی الکوفی'' ہے جو کہ ''السُّدِّیُ الصَّغِیۡر'' کے لقب سے معروف ہے۔ اِس کے بارے میں محدّثین فرماتے ہیں کہ یہ کذّاب (یعنی جھوٹا) ہے۔ چنانچہ۔

☆ امام بخاری علیہ الرّحمہ (المتوفی ۲۵۶ھ) اپنی تصنیف ''کتابُ الضُّعَفَاءِ الصَّغِیۡر'' میں اِس کے متعلق فرماتے ہیں۔

مُحَمَّدُ بْنُ مَرْوَانَ الْكُوْفِيُّ، يَرْوِي عَنِ الْكَلْبِيِّ، مَتْرُوْكُ الْحَدِيْث۔

''محمد بن مروان الکلبی، جو کلبی (یعنی محمد بن السَّائب الکلبی) سے روایت کرتا ہے، متروک الحدیث ہے۔''

(کتابُ الضُّعفاءِ الصغیر، صفحہ نمبر ۲۳۴/رقم ۵۳۸)

''متروک الحدیث'' اُس راوی کو کہتے ہیں جس کے کِذب یا شدید ضُعف کے سبب محدِّثین نے اُس سے حدیثیں لینا چھوڑ دیا ہو۔

☆ امام نسائی علیہ الرَّحمہ (المتوفی ۳۰۳ھ) اپنی تصنیف ''كِتَابُ الضُّعَفَاءِ وَالْمَتْرُوْكِيْن'' میں فرماتے ہیں۔

مُحَمَّدُ بْنُ مَرْوَانَ الْكُوْفِيُّ، يَرْوِي عَنِ الْكَلْبِيِّ، مَتْرُوكُ الْحَدِيْث۔

''محمد بن مروان الکلبی، جو کلبی سے روایت کرتا ہے، متروک الحدیث ہے۔''

(کتابُ الضُّعفاء والمتروکین، صفحہ نمبر ۲۱۹/رقم ۵۶۵)

☆ امام محمد بن عمرو بن موسیٰ العُقَیلی علیہ الرَّحمہ (المتوفی ۳۲۲ھ) اپنی تصنیف ''كتابُ الضُّعَفَاءِ'' میں نقل فرماتے ہیں۔

قَالَ ابنُ نُصَيْرٍ : مُحَمَّدُ بْنُ مَرْوَانَ الْكَلْبِيُّ كَذَّابٌ۔

''ابن نُصَیر نے کہا : محمد بن مروان الکلبی جھوٹا ہے۔''

(کتابُ الضُّعَفاءِ، جلد ۵/صفحہ نمبر ۳۹۴/رقم ۱۷۰۳)

☆ امام ابو حاتم الرَّازی علیہ الرَّحمہ (المتوفی ۳۲۷ھ) اپنی تصنیف ''أَلْجَرح وَ التَّعْدِيْل'' میں نقل فرماتے ہیں۔

عَنْ يَحْيَى بْن مَعِيْن ، قَالَ : أَلسُّدِّيُّ الصَّغِيْرُ صَاحِبُ الْكَلْبِيِّ اِسْمُهٗ مُحَمَّدُ بْنُ مَرْوَانَ لَيْسَ بِثِقَةٍ۔

''امام یحییٰ بن مَعین فرماتے ہیں: السُّدِّیُ الصغیر جو الکلبی کا صاحب ہے جس کا نام محمد بن مَرْوَان ہے وہ ثِقہ نہیں ہے۔''

(الجَرح والتعدیل، جلد ۸ رصفحہ نمبر ۸۶ ررقم ۳۶۴)

☆ محمد بن مروان السُّدِّی کے متعلق خود امام ابو حاتم الرَّازی علیہ الرَّحمہ فرماتے ہیں۔

هُوَ ذَاهِبُ الْحَدِيْث، مَتْرُوْكُ الْحَدِيْث، لَا يكتب حَدِيْثه البتة۔

''وہ حدیث میں گیا گذرا ہے، متروک الحدیث ہے، اُس کی حدیث بالکل نہیں لکھی جاتی ہے۔'' (الجَرح والتعدیل، جلد ۸ رصفحہ نمبر ۸۶ ررقم ۳۶۴)

☆ امام ابن حبان علیہ الرَّحمہ (المتوفی ۳۵۴ھ) اپنی تصنیف ''كِتَابُ الْمَجْرُوْحِيْن مِنَ الْمُحَدِّثِيْن'' میں فرماتے ہیں۔

مُحَمَّدُ بْنُ مَرْوَانَ السُّدِّيُّ، مِنْ أَهْلِ الْكُوْفَة، يَرْوِي عَنِ الْكَلْبِيّ وَدَاوُد بْن أَبِي هِنْد، كَانَ مِمَّنْ يَرْوِي الْمَوْضُوْعَات عَنِ الْأَثْبَات، لَا تَحل كِتَابَة حَدِيْثه إِلَّا عَلَى سَبِيْل الْاِعْتِبَار، وَلَا الْاِحْتِجَاج بِهِ بِحَال مِنَ الْأَحْوَال۔

''محمد بن مروان السُّدِّی، اہل کوفہ میں سے ہے، وہ کلبی اور داوٗد بن ابی ہند سے روایت کرتا ہے، یہ ثِقہ راویوں سے موضوع (جھوٹی) رِوایات بیان کرتا تھا، اِس کی حدیث پر کھے بغیر لکھنا اور اُس پر اِعتبار کرنا حلال نہیں، اور کسی حال میں بھی اُس کی رِوایت سے حجت پکڑنا درست نہیں۔''

(کتاب المجروحین من المحدِّثین، جلد ۲ رصفحہ نمبر ۲۹۸ ررقم ۹۷۹)

☆ امام شمس الدِّین ذہبی علیہ الرَّحمہ (المتوفی ۷۴۸ھ) اپنی کتاب ''دِيْوَانُ الضُّعَفَاء'' میں نقل فرماتے ہیں۔

مُحَمَّدُ بْنُ مَرْوَانَ السُّدِّيُّ، وَيُقَالُ الْكَلْبِيُّ: كُوْفِيٌّ، مَتْرُوْكٌ مُتَّهَم۔

''محمد بن مروان السُّدِّی، اُسے کلبی کہا جاتا ہے، کوفی ہے، اُسے متروک کہا گیا ہے۔''

(دیوانُ الضُّعَفَاء، صفحہ نمبر ۳۷۴/رقم ۳،۹۶۹)

☆ امام ابن حجر عسقلانی علیہ الرّحمہ (المتوفی ۸۵۲ھ) اپنی تصنیف ''تَقْرِیْبُ التَّھْذِیْب'' میں لکھتے ہیں۔

مُحَمَّدُ بْنُ مَرْوَانَ بْن عَبْدِ اللهِ بْن اِسْمَاعِیْل السُّدِّیُّ، کُوْفِیٌّ، مُتَّھَم بِالْکِذْبِ۔

''محمد بن مروان بن عبداللہ بن اسماعیل السُّدِّی، کوفی ہے، اسے جھوٹا کہا گیا ہے۔''

(تقریب التہذیب، صفحہ نمبر ۴۴۰/رقم ۶،۲۸۴)

(۲) دوسرا راوی : اِس سند میں دوسرا راوی محمد بن السَّائب الکَلْبی ہے۔ اِس کے بارے میں۔۔۔

☆ امام بخاری علیہ الرّحمہ اپنی تصنیف ''کِتَابُ الضُّعَفَاءِ الصَّغِیْر'' میں فرماتے ہیں۔

مَحَمَّدبْن السَّائِب، مَتْرُوْكُ الْحَدِیْث۔

''محمد بن السَّائب، متروک الحدیث ہے۔''

(کتابُ الضُّعَفَاءِ الصَّغِیْر، صفحہ نمبر ۲۳۱/رقم ۵۱۴)

☆ امام ابی اسحاق ابراہیم الجوزجانی علیہ الرّحمہ (المتوفی ۲۵۹ھ) اپنی کتاب ''أَحْوَالُ الرِّجَال'' میں فرماتے ہیں۔

أَلْکَلْبِیُّ مُحَمَّدُ بْن السَّائِبِ، کَذَّابٌ سَاقِطٌ۔

''کلبی محمد بن سائب، جھوٹا ساقط (ناقابل اِعتبار) ہے۔''

(اَحوالُ الرِّجال، صفحہ نمبر ۵۴/رقم ۳۷)

☆ امام ابوحاتم الرّازی علیہ الرّحمہ اپنی تصنیف ''أَلْجَرح وَالتَّعْدِیْل'' میں نقل فرماتے ہیں۔

كَانَ بِالْكُوْفَة كَذَّابَانِ أَحَدُهُمَا الْكَلْبِي ۔۔۔ عَن سُفْيَان ثَوْرِي قَالَ : قَالَ لَنَا الْكَلْبِيُّ مَا حَدثت عَنِّي عَنْ أَبِي صَالِح عَنِ ابْن عَبَّاسٍ فهُوَ كذب فلا تروه ۔۔۔ قُرَّة بْن خَالِد قَالَ : كَانُوْا يَرَوْن ان الْكَلْبِي يزدف يَعْنِي يكذب ۔۔۔ قَالَ أَحْمَد بن أَبِي الحَوَارِّي : تَفْسِيْر الْكَلْبِيُّ بَاطِلٌ ۔۔۔ قَالَ عَبْد الرَّحْمَن عَنْ مُحَمَّد بْن السَّائِب الْكَلْبِيّ فَقَالَ النَّاس مجتمعُوْن عَلَى تَرك حديثه لَا يشتغل به هُوَ ذَاهب الْحَدِيث۔

”کوفہ میں دو کذاب (جھوٹے) ہوئے ہیں جن میں سے ایک یہ کلبی (یعنی محمد بن السائب کلبی) ہے۔۔۔سفیان ثوری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں : ہمیں (خود) کلبی نے بتایا کہ تجھے جو بھی میری سند سے عن ابی صالح، عن ابن عباس روایت بیان کرے تو وہ جھوٹ ہے، اسے روایت نہ کرنا۔۔۔قُرّہ بن خالد کہتے ہیں : لوگ یہ سمجھتے تھے کہ کلبی جھوٹ بولتا ہے۔۔۔احمد بن ابی الحواری نے کہا : کلبی کی تفسیر باطل ہے۔۔۔عبدالرحمن (یعنی ابو حاتم الرازی) فرماتے ہیں : محمد بن السائب کلبی کی حدیث کے متروک ہونے پر لوگوں کا اِجماع ہے۔اُس کے ساتھ وقت ضائع نہ کیا جائے وہ حدیث میں گیا گزرا ہے۔“

(الجرح والتعدیل، جلد ۷ صفحہ نمبر ۲۷۰۔۲۷۱ رقم ۱۴۷۸)

☆ امام ابو احمد عبداللہ ابن عدی علیہ الرحمہ (المتوفی ۳۶۵ھ) اپنی تصنیف ”اَلْكَامِل فِيْ ضُعَفَاءِ الرِّجَال“ میں نقل فرماتے ہیں۔

قَالَ السَّعْدِي : مُحَمَّدُ بْن السَّائِبِ، كَذَّابٌ سَاقِطٌ۔ وَقَالَ النَّسَائِي : مَتْرُوْكُ الْحَدِيْث ۔۔۔ قَالَ يَزِيْد بْن زَرِيْع، نَا الْكَلْبِيّ وَكَانَ سَبَئِيًّا۔

”سعدی نے کہا : محمد بن السَّائب جھوٹا، ساقط (ناقابل اِعتبار) ہے۔اور امام نسائی کہتے ہیں : متروک الحدیث ہے۔۔۔یزید بن زریع نے کہا : الکلبی سبائی فرقہ سے تھا۔“

(الکامل فی ضُعَفَاءِ الرِّجال، جلد ۹/صفحہ نمبر ۵۴۔۵۵/رقم ۱،۶۳۱)

☆ امام شمس الدّین ذہبی علیہ الرّحمہ اپنی کتاب ''أَلْمُغْنِي فِي الضُّعَفَاءِ'' میں لکھتے ہیں۔

تَرَكُوْه، كَذَّبه سُلَيْمَان التَّيْمِي۔

''اُسے ترک کیا گیا (یعنی محدثین نے اُسکی روایتوں کو ترک کر دیا تھا)، سلیمان التیمی نے اُسے جھوٹا کہا ہے۔''

(المغنی فی الضُّعَفَاء، جلد ۲/صفحہ نمبر ۲۰۰/رقم ۵،۵۴۲)

☆ امام ابن حجر عسقلانی علیہ الرّحمہ اپنی تصنیف ''تَقْرِيْبُ التَّهْذِيْب'' میں نقل فرماتے ہیں۔

مُتَّهَم بِالْكِذْب، وَرُمِي بِالرَّفض۔

''اسے جھوٹا کہا گیا، اور اس پر رَافِضِیَت کا اِلزام ہے۔''

(تقریب التہذیب، صفحہ نمبر ۴۱۵/رقم ۵،۹۰۱)

(۳) تیسرا راوی : اس سند کا تیسرا اور حضرت سَیِّدُنا عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرنے والا راوی ''ابو صالح باذَام الکلبی'' ہے۔ اور یہ جمہور محدّثین کے نزدیک ضعیف ہے۔ چنانچہ ابو صالح باذَام الکلبی کے متعلق۔۔۔

☆ امام نسائی علیہ الرّحمہ اپنی تصنیف ''كِتَابُ الضُّعَفَاءِ وَالْمَتْرُوْكِيْن'' میں نقل فرماتے ہیں

بَاذَامُ أَبُوْصَالِحٍ أَلْكَلْبِي : ضَعِيْفٌ، كُوْفِيٌّ۔

''باذام ابو صالح الکلبی : ضعیف ہے، کوفی (کوفہ کا رہنے والا ہے)۔''

(کتابُ الضُّعَفَاءِ والمتروکین، صفحہ نمبر ۶۱/رقم ۷۴)

☆ امام ابن حبان علیہ الرّحمہ اپنی تصنیف ''كِتَابُ الْمَجْرُوْحِيْن مِنَ الْمُحَدِّثِيْن'' میں لکھتے ہیں۔

بَاذَامُ أَبُوْصَالِحٍ، مَوْلٰى أُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ أَبِيْ طَالِبٍ، أخت عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ

طَالِبٍ، یحدّث عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَلَمْ یسمع مِنْهُ۔

''باذام ابوصالح، حضرت اُمِّ ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو حضرت علی ابن ابی طالب کرّم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی بہن ہے اُن کا آزاد کردہ غلام ہے، وہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیثیں بیان کرتا تھا، اور (جبکہ) اُن سے سنا نہیں تھا۔''

(کتاب المجروحین من المحدثین، جلد ۱/صفحہ نمبر ۲۱۰/رقم ۱۲۸)

☆ امام ابی الحجاج یوسف المِزّی علیہ الرحمہ (المتوفی ۷۴۲ھ) اپنی تصنیف ''تَهْذِيْبُ الْكَمَال فِي أَسْمَاءِ الرِّجَال'' میں نقل فرماتے ہیں۔

قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنِ أَحْمَدِ بْنِ حَنْبَلٍ، عَنْ أَبِيْهِ: كَانَ ابْنُ مَهْدِيٍّ: تَرَكَ حَدِيْثَ أَبِيْ صَالِحٍ ۔۔۔ وَقَالَ أَبُوْ حَاتِمٍ: يُكْتَبُ حَدِيْثُهُ، وَلَا يُحْتَجُّ بِهِ۔

''عبداللہ بن احمد بن حنبل علیہ الرحمہ کہتے ہیں، میں نے اپنے والد (امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے سنا کہ: امام ابن مہدی کہا کرتے تھے کہ ابی صالح سے حدیث نہ لو۔۔۔ اور امام ابوحاتم نے کہا: (ابوصالح) سے حدیث نہ لکھی جائے، اُس کی روایت سے حجت پکڑنا درست نہیں۔''

(تہذیب الکمال فی اَسماءِ الرِّجَال، جلد ۴/صفحہ نمبر ۷/رقم ۶۳۶)

☆ امام شمس الدّین ذہبی علیہ الرحمہ اپنی تصنیف ''دِيْوَانُ الضُّعَفَاءِ وَالْمَتْرُوْكِيْن'' میں نقل فرماتے ہیں۔

بَاذَامُ أَبُوْ صَالِحٍ، ضَعِيْفُ الْحَدِيْث۔

''باذام ابوصالح، حدیث میں ضعیف ہے۔''

(دِیوانُ الضُّعَفاءِ والمتروکین، صفحہ ۴۴/رقم ۵۴۴)

☆ یہی امام شمس الدّین ذہبی علیہ الرحمہ اپنی ایک دوسری کتاب ''مِيْزَانُ الْاِعْتِدَال فِي نَقْدِ

الرِّجَال'' پر بعض ائمہ کی آراء بیان کرتے ہوئے نقل فرماتے ہیں۔

بَاذَامُ أَبُوْصَالِحٍ ، تَابِعِي ، ضَعَّفَهُ الْبُخَارِي ، وَقَالَ النَّسَائِي : بَاذَامُ لَيْسَ بِثِقَةٍ ۔ وَقَالَ ابْنُ مَعِيْنٍ : لَيْسَ بِهٖ بَأْس۔

''باذام ابوصالح، تابعی ہے۔ امام بخاری علیہ الرَّحمہ نے اُسے ضعیف قرار دیا، اور امام نسائی علیہ الرَّحمہ نے فرمایا : باذَام (ابوصالح) ثِقَہ نہیں ہے۔ اور امام ابن مَعِین علیہ الرَّحمہ نے فرمایا : وہ کوئی چیز ہی نہیں۔''

(میزانُ الاعتدال فی نقدِ الرِّجال، جلد۲/صفحہ۳/رقم ۱۲۳،۱)

☆ امام ابن حجر عسقلانی علیہ الرَّحمہ اپنی تصنیف ''تَقْرِيْبُ التَّهْذِيْب'' میں نقل فرماتے ہیں۔

بَاذَامُ أَبُوْصَالِحٍ ،مَوْلَى أُمِّ هَانِي ، ضَعِيْفٌ يُرْسِلُ۔

''باذام ابوصالح، حضرت ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا آزاد کردہ غلام، ضعیف ہے۔''

(تقریب التہذیب، صفحہ ۵۹/رقم ۶۳۴)

امام جلال الدِّین سُیُوطی علیہ الرَّحمہ (المتوفی ۹۱۱ھ) اپنی تصنیف ''أَلْإِتْقَان فِي عُلُوْمِ الْقُرْآن'' میں ''تفسیر ابن عباس'' کے متعلق فرماتے ہیں۔

وَ أَوْهَى طُرُقِهٖ طَرِيْقُ الْكَلْبِيِّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، فَإِنَّ انضَمَّ إِلٰى ذٰلِكَ رِوَايَةُ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ أَلسُّدِّي الصَّغِيْرِ فَهِيَ سِلْسِلَةُ الْكِذْبِ۔

''اِس (تفسیر) کے طُرق میں سے کمزور ترین طریق کلبی کا ابوصالح سے اور اُس کا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرنا ہے، اگر اُس کے ساتھ محمد بن مَروان السُّدِّی کی روایت مل جائے تو یہ کذب (جھوٹ) کا سلسلہ ہے۔''

(الاتقان فی علوم القرآن، النوع الثمانون فی طبقاتُ المُفَسِّرین، جلد۲/صفحہ نمبر ۳۳۶،۲)

اعلیٰحضرت امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمہ (المتوفی ۱۳۴۰ھ) ''أَلْعَطَايَا النَّبَوِيَّة

فِی الْفَتَاوَی الرَّضَوِیَّۃ ‘‘ میں ’’تفسیر ابن عباس‘‘ سے متعلق اِرشاد فرماتے ہیں۔

’’یہ تفسیر کہ منسوب بسَیِّدُنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہے نہ اُن کی کتاب ہے نہ اُن سے ثابت، یہ بسند محمد بن مروان، عن الکلبی، عن ابی صالح مروی ہے اور ائمہ دین اِس سند کو فرماتے ہیں کہ یہ سلسلۃ کذب (جھوٹوں کی کڑی) ہے۔‘‘

(العطایا النَّبوِیَّۃ فی الفتاوی الرَّضویۃ، جلد ۲۹ رصفحہ نمبر ۳۹۶)

حاصل کلام یہ کہ محدثین وائمہ جرح نے تفسیر ابن عباس کی سند کے تینوں راویوں پر جرح کی ہیں۔لیکن جاننا چاہئے کہ اِن راویوں پر محدّثین نے جو کلام کیا ہے وہ روایتِ حدیث کے اِعتبار سے ہے نہ کہ روایتِ تفسیر کے اِعتبار سے۔کیونکہ ایسا ممکن ہے کہ کوئی راوی ایک فن میں ماہر اور ثقہ نہ ہو لیکن دوسرے فن میں ماہر، معتمد ومستند ہو۔یہی وجہ ہے کہ محدّثین نے یہ اُصول بیان کیا ہے کہ بعض رِجال فن حدیث میں ناقابل اِعتبار ہوتے ہیں لیکن فن تفسیر وتاریخ میں وہ ثقہ ہوتے ہیں۔لہذا اُن کی روایات اُس فن میں جس میں کہ وہ ماہر اور ثقہ ہوتے ہیں قابل قبول ہوتی ہے۔کُتب جرح وتعدیل میں اِس کی کئی مثالیں ہیں۔مثلاً۔

امام بیہقی علیہ الرحمہ (المتوفی ۴۵۸ھ) اپنی تصنیف ’’دَلَائِلُ النُّبُوَّۃ‘‘ میں فرماتے ہیں۔

قَالَ یَحْیَی بنِ سَعِیْدِ الْقَطَّانُ : تَسَاھَلُوْا فِی التَّفْسِیْرِ عَنْ قَوْم لَا یُوَثِّقُوْنَھُمْ فِی الْحَدِیْثَ، ثُمَّ ذَکر لَیْث بْن أَبِی سُلَیْم، وَجُوَیْبِرِ بْنِ سَعِیْد، وَالضَّحَّاك، وَمُحَمَّدُ بْن السَّائِب الْکَلْبِی، وَقَالَ : ھَؤُلَاءِ یُحمَد حَدیثھم، وَ یکتب التَّفْسِیْرُ عَنْھم۔

’’امام یحییٰ بن سعید قطّان کہتے ہیں : اہلِ علم نے تفسیر کے معاملے میں ایسے لوگوں سے تساہل (نرمی) سے کام لیا ہے جو حدیث میں ثقہ قرار نہیں دیئے گئے۔پھر اُنھوں نے لیث بن ابوسلیم، جویبر بن سعید، ضحاک اور محمد بن السَّائب کلبی کا ذکر کیا، اور فرمایا : یہ وہ لوگ ہیں جن کی

(تفسیر میں) حدیث کی تعریف کی جاتی ہے، اور اُن سے تفسیری رِوایات لکھی جاتی ہے۔"

(بیہقی، دلائل النُّبوۃ، جلد ۱/صفحہ نمبر ۳۵)

امام شمس الدِّین ذہبی علیہ الرحمہ اپنی کتاب "مِیزَانُ الْاِعْتِدَال فِی نَقْدِ الرِّجَال" میں نقل فرماتے ہیں۔

قَالَ یَحْیَی الْقَطَّانُ: تَسَاهَلُوْا فِی أَخْذِ التَّفْسِیْرِ عَنْ قَوْمٍ لَا تولعوهم فِی الْحَدِیْثَ، ثُمَّ ذَکرلَیْث بْن أَبِی سُلَیْم وَجُوَیْبر، وَالضَّحَّاك، وَمُحَمَّدُ بْنُ السَّائِبِ الْکَلْبِیّ، وَقَالَ: هَؤُلَاءِ لَا یُحمَدحَدیثهم، وَیکتب التَّفْسِیْرُ عَنْهم۔

"امام یحییٰ القطّان فرماتے ہیں: اہل علم کا تفسیری روایات لینے میں ایسے لوگوں سے تساہل (نرمی) سے کام لینا اِس لیے نہیں کہ وہ حدیث میں اُنھیں کسی پائے کا نہیں سمجھتے ہیں۔ پھر اُنھوں نے لیث بن ابوسلیم، جویبر بن سعید، ضحاک اور محمد بن السائب کلبی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں جن کی حدیث میں نقل کردہ روایت کی تعریف نہیں کی جاتی، البتہ اُن سے تفسیری رِوایات تحریر کرلی جاتی ہے۔

(میزانُ الاعتدال فی نقدِ الرِّجال، جلد ۲/صفحہ نمبر ۱۶۱/رقم ۵۹۵، ۱/جویبر بن سعید ابو القاسم)

امام ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمہ اپنی شہرہ آفاق تصنیف "تَهْذِیْبُ التَّهْذِیْب" میں نقل فرماتے ہیں۔

قَالَ یَحْیَی الْقَطَّانُ: تَسَاهَلُوْا فِی أَخْذِ التَّفْسِیْرِ عَنْ قَوْمٍ لَا یُوَثِّقُونَهُمْ فِی الْحَدِیْثَ، ثُمَّ ذَکَر الضَّحَّاك، جُوَیْبر، وَمُحَمَّدُ بْن السَّائِب، وَقَالَ: هَؤُلَاءِ لَا یُحمَل حَدیثهم، وَیکتب التَّفْسِیْرُ عَنْهم۔

"امام یحییٰ القطّان فرماتے ہیں: اہل علم نے تفسیری روایات لینے میں ایسے لوگوں سے تساہل (نرمی) سے کام لیا ہے جو حدیث میں ثقہ نہیں مانے جاتے۔ پھر اُنھوں نے ضحاک،

جویبر، اور محمد بن السائب کا ذکر کیا، اور فرمایا : یہ وہ لوگ ہیں جن سے حدیث نہیں لی جاتی، اور اُن سے تفسیری رِوایات لکھی جاتی ہے۔"

(تہذیب التہذیب، جلد ۱ر صفحہ نمبر ۵۹۴ ر رقم ۱۶۴، ۱ر جویبر بن سعید الازدی)

مذکورہ تصریحات سے وَاضح ہے کہ گرچہ "تفسیر ابن عباس" کی سند میں ضُعف ہے، اور اِس کے رَاویوں پر محدِّثین نے کلام کیا ہے۔ لیکن اُن کا یہ کلام روایاتِ اَحادیث کے بارے میں ہے نہ کہ تفسیری روایات کے بارے میں۔ لہذا اُصولی طور پر یہ بات تسلیم کی جائے گی کہ "تفسیر ابن عباس" کی وہ روایات جن میں اَحادیث ذِکر ہوئیں، وہ اُس وقت تک قابل اِعتبار نہیں جب تک کہ اُس کی مؤید، متابعت وشواہد میں کوئی دوسری صحیح یا حسن روایت موجود نہ ہو۔ اور رہا تفسیری رِوایات کا معاملہ تو اُن پر اِعتبار کیا جائے گا تا آنکہ اُس کے برخلاف جب تک کوئی دوسری صحیح، مستند ومعتبر تفسیری روایت موجود نہ ہو۔ یہی وجہ ہے کہ ائمہ مفسرین، محدِّثین وعلمائے کرام نے "تفسیر ابن عباس" کے حوالجات اپنی کتب میں نقل کیے ہیں اور اُن پر اِعتماد بھی کیا ہے۔

واللہ اعلم وثم رسولہ اعلم۔

حقیر سگ بارگاہ رضا

محمد فاروق خاں رضوی غفرلہ

(بانی وصدر سنی حنفی آرگنائزیشن، انٹرنیشنل)

۵ ر جون ۲۰۲۱ء